حُسنِ انتقاد

تبصرے کے لیے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے

● ''عصرِ حاضر میں اجتہاد'' (چند فکری و عملی مباحث)　مصنف: ابوعمار زاہدالراشدی

قیمت: ۲۰۰ روپے　　ناشر: الشریعہ اکادمی، ہاشمی کالونی، کنگنی والا، گوجرانوالہ

ابوعمار زاہدالراشدی علمی حلقوں میں نام ور ہیں۔ ان کے یہ مضامین مختلف اخبارات اور ماہنامہ ''الشریعہ'' (گوجرنوالہ) میں شائع ہوئے اور اب اس موضوع کو انھوں نے زیرِنظر کتاب میں یکجا کر دیا ہے۔

مولانا راشدی صاحب پیش لفظ میں لکھتے ہیں:

> ''اجتہاد'' موجودہ دور میں زیرِبحث آنے والے اہم موضوعات میں سے ایک ہے اور دین کی تعبیر کے حوالے سے قدیم و جدید حلقوں کے درمیان کشمکش کی ایک وسیع جولان گاہ ہے۔ اس پر دونوں طرف سے بہت کچھ لکھا گیا، لکھا جارہا ہے اور لکھا جاتا رہے گا اور جب تک قدیم و جدید کی بحث جاری رہے گی، یہ موضوع بھی تازہ رہے گا۔''

اجتہاد کے حوالے سے دو نقطۂ نظر ہیں، ایک طبقے کا نظریہ ہے کہ اجتہاد کی تکمیل ہوگئی ہے اور اب مزید کی ضرورت نہیں رہی اور دروازہ بند کر دیا۔ دوسرا طبقہ کہتا ہے کہ اجتہاد کا عمل جاری رہنا ضروری ہے اور ان کے نزدیک اس دروازے کو بند کرنا نقصان کا باعث ہے۔

مولانا راشدی صاحب نے ان مضامین میں اس بحث کو مختلف انداز میں دیکھا ہے۔ اب اگر ہم راشدی صاحب کے نقطۂ نظر کو سمجھنے کی کوشش کریں تو ان کا ایک نہایت اہم خطبہ ''دورِ جدید میں اجتہاد کی ضرورت کا دائرہ کار'' دیکھنا ہوگا۔

مولانا فرماتے ہیں:

> ''جہاں تک اجتہاد کے بنیادی اصول و ضوابط کے تعین کی بات ہے، اس کا دروازہ تو ابتدائی تین صدیوں کے بعد اس لحاظ سے بند ہے کہ اس کے بعد اجتہاد کا عمل انھی دائروں میں ہوتا آرہا ہے۔ جو مسلمہ فقہی مکاتبِ فکر نے طے کر دیئے تھے اور یہ دروازہ کسی کے بند کرنے سے بند نہیں ہوا۔ بلکہ ضرورت پوری ہوجانے کے بعد فطری طور پر خود بخود بند ہوگیا ہے جیسا کہ کسی بھی علم کا فطری پراسیس ہوتا ہے۔''

مولانا راشدی صاحب اکثر ملکی اور غیر ملکی سفر کرتے ہیں، اس لیے ان کا مکالمہ عام طور پر عوام سے ہوتا ہے۔ جنھوں نے اجتہاد کا نام تو سنا ہے مگر اس کے بارے میں زیادہ معلومات نہیں رکھتے۔ شاید عام لوگوں کا خیال ہے کہ مذہب کو ضرورت پڑنے پر تبدیل کر دیا جائے تو یہی اجتہاد ہے۔ جبکہ ایسا نہیں۔ دین کے بنیادی قوانین میں ترمیم ممکن نہیں ہے۔ وہ جیسے ہیں ویسے ہی رہیں گے۔ اجتہاد کی گنجائش ہر جگہ ممکن بھی نہیں ہے۔